جملہ حقوق محفوظ ہیں

نہ ستا ظالم غریب کو غریب آہ سے رو دیگا
سنیگا مالک جب اس کا تجھے جڑ سے بھی کھو دیگا

انقلاب زندہ باد

وطن کے عاشق کا بیگناہ خون

وطن کا کھاتے وطن کا پیتے وطن میں سوتے وطن میں رہتے
سب اپنی اپنی ہیں موت مرتے وطن پہ مرتا ہے کوئی کوئی
نہ تڑپنے کی ہے اجازت نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

مصنفہ
آزادی کا پروانہ نند شجاع آبادی ضلع ملتان

ملنے کا پتہ
دفتر نوجوان بھارت سبھا ضلع راولپنڈی
ٹریکٹ ۴ ماہ اکتوبر سنہ ۲۹ء

تھوک فروشوں کو خاص رعائت کی جاوے گی۔ قیمت

امان سرحد برقی پریس راولپنڈی میں آسانند بھیک شجاع آبادی نے چھپوا کر شائع کی۔

GOVT. OF INDIA

گر وطن کو اپنا اک اک روم بھی درکار ہو
مرد ہے وہی جو دینے کیلئے تیار ہو

صاحبان! میں آپ کا نہائت ہی شکر گذار ہوں۔ کہ آپ نے میرے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظوں کی قدر کی ہے۔ کیونکہ میرے پہلے ٹریکٹ جس کا نام "جتندر ناتھ داس کا آخری پیغام بھارت کے نوجوانوں کے نام تھا۔ صرف ۷ دن میں فروخت ہو گیا۔ اور اب امید کرتا ہوں کہ اس ٹریکٹ کی قدر کریں گے۔ اور اس کو پڑھکر اس پر ضرور عمل کریں گے۔ کھوکھلے جنٹلمین بابو تے نامے بوانیاں کا قصہ نہائیت عمدہ اور دلچسپ جبکہ اردو اور گورکھی میں تیار ہو گیا ہے۔ اگر آپ اس کو پڑھیں گے۔ تو دنگ رہجائیں گے۔

ایک وطن کا عاشق سچا

جو بھی ہے یہاں پر ہمارا ہے وطن کے واسطے — مال وزر اسباب سارا ہے وطن کیواسطے
اس سے بڑھکر جو کہ پیاری ہے ہمیں وہ جان ہے — سب سے پیاری ہی مگر وہ جان بھی قربان ہے

پہلے مجھے پڑھو۔ پھر آگے چلو

داس کا نام سوامی کیوں؟ سچا شہید داس

داس چل بسے لیکن اب داس کیوں؟ داس تو غلام کو کہتے ہیں۔ وہ تو اب آزاد ہو گئے کوئی ہے دنیا کی طاقت؟ جواب انہیں بورسٹل جیل میں یا سنٹرل جیل میں یا کسی بھی سنگین سے سنگین جیل میں قید رکھ سکے۔ پنجاب گورنمنٹ کے ملازم کہتے تھے۔ کہ وہ مسٹر داس کو بغیر ضمانت

سکے رہا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کوئی قانون ایسی رہائی کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اب وہ قانون کدہر دھرا رہ گیا؟ کیا شاہی فوجیں زبردست جنگی جہاز اونچے آسمان پر اڑنے والے ہوائی جہاز۔ پولیس کے ہزاروں دستے۔ اور کل جنگی ساز و سامان پرے کے پرے نہیں رہ گئے؟ اور کیا سری یت جتیندر ناتھ داس جی کی ان سب چیزوں پر فتح پاکر آزاد نہیں ہو گئے؟

او دنیا والو! اگر طاقت ہے۔ تو اب مسٹر داس کو بورسٹل جیل میں قید رکھو۔ اپنی جنگی طاقتوں پر گھمنڈ کرنے والو! تمہاری آہنی گرفت سے وہ ہڈیوں کا پنجرہ وہ نحیف کمزور بیجان تپسوی نکل نہیں گیا؟ تم دیکھتے نہیں رہ گئے؟ وہ بغیر ضمانت دیے رہا ہو گیا ہے۔ ہاں ہاں۔ ظلمت ستم کی اس زمین سے رہا ہو گیا ہے۔ گنا ہوں کی لبریز دنیا سے رہا ہو گیا ہے۔

مسٹر جتیندر ناتھ داس کے شہید ہونے سے آج بورسٹل جیل بھی تیرتھ بن گیا۔ جب ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔ تو بورسٹل جیل کو ایک خوبصورت چمن کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا۔ اور اس میں سری یت جتیندر ناتھ داس کی وشال مورتی آنے والی نسلوں کو آزادی کے کٹھن مارگ کی کہانیاں سنا رہی ہو گی۔ نوجوان اور مائیں اپنے بچوں سمیت اس مورتی کے درشن کرنے جایا کریں گے اور سچے وطن کے عاشق شہید داس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالینگے

تیرتھ استھان کے ساتھ ساتھ بورسٹل جیل (ببلیک ہول) کے نام سے بھی مشہور ہو جائے گا۔ جہاں سرکاری نوکروں نے ایک دیش بھگت کو ضد کی نذر کر مار ڈالا۔ گناہ کیا تھا؟ یہ پولیٹیکل قیدیوں کو انسان سمجھو۔ اور ان کے ساتھ جیلوں میں انسانوں والا سلوک کرو۔ کیا دنیا کی کوئی قوم مسٹر داس جیسی ہستی پیدا کر سکتی ہے؟ جس نے دوسروں کی خاطر اپنی جان اس طریقہ سے قربان کی ہو۔ بھڑکتی ہوئی آگ میں کود کر مر جانا مشکل نہیں۔ گولی کا نشانہ بننا بھی آسان ہے۔ زہر کا پیالہ پینا بھی سہل ہے۔ لیکن مسٹر داس کی طرح جسم کے ایک ایک انچ سے ایک ایک نس سے اور ایک ایک ناڑی سے لگا تار ۶۳ دن جان نکلواتے رہنا۔ بڑے بھاری دل گردہ والے کا کام ہے۔ یہ تو ایک ایک انگ کٹوانے سے بھی مشکل ہے اوہو! کتنی بیدنائیں سہن کرنی پڑیں۔ ہڈیوں کے ایک ایک پرزے میں کس طرح بچھو ڈنک لگاتے رہے۔ مسٹر داس نے جس بہادری سے جان دی۔ سچ مچ اس کی مثال دنیا کے تختے پر نہ ملیگی۔ مسٹر داس تو امر ہو گئے۔ وہ غلام کی جگہ آزاد ہو گئے۔ ان کا نام اب داس نہیں۔ بلکہ سوامی ہو گیا۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ مسٹر داس کی اس شہادت کے کیا معنی ہیں؟ مسٹر داس کی موت گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ لگ گیا۔ یہ کلنک کا ٹیکہ اگر گورے منہ پر ہے۔ لیکن اس کی سیاہی تا ابد نہیں اترے گی

تمہارا جتنا جی چاہے ستم مظلوم پر ڈھالو + کلیجہ چیر ڈالو میری آنکھوں کو نکلوا لو
میری نس نس کو چھیدو اور رگ رگ میری کٹوا لو + یہ حاضر ہے بدن میرا اسے کھولو میں چلوا لو
مگر میں دیش سیوا کا جو پرن ہے وہ نہ توڑونگا + رہونگا ست پہ قائم نہ چھیڑا ہتہ چھوڑونگا

وطن کے نوجوانو یہ جواب گورنمنٹ کو آخری دیا تھا

کس نے؟ داس نے

داس کے جنازے پر ایک عاشق کا رونا

دیکھتے تھے جیل میں کل زندہ صورت داس کی
آہ! نظر آتی ہے ہمکو آج میت داس کی

فاقہ مستی میں گنوائی جاں وطن کے واسطے
آفریں صد آفریں کیسی تھی ہمت داس کی

کیا ہوا اگر جسم جل کر خاک ساں ہو جاویگا
پر ہمیشہ ہی رہیگی زندہ شہرت داس کی

اے فلک تو نے غضب ڈھایا ہے اہل ہند پر
چھین کر کیوں لے گیا؟ ہم سے تو صورت داس کی

ہم تو پہلے ہی تھے غم کے دام میں جکڑے ہوئے
اور ہم پر پڑ گئی ہائے مصیبت داس کی

اہل میت۔ تم ذرا ٹھیرو۔ جلاؤ نہ ابھی
نقش کر لوں دل کے آئینے میں صورت داس کی

وطن کے عاشق کا جیل سے سندیسہ نوجوانوں کے نام

کہتے ہیں الوداع اب ہم اس جہان کو
جا کر خدا کے گھر سے پھر آیا نہ جائے گا

اہلِ وطن اگر ہمیں بھول جائیں گے
اہل وطن کو ہم سے بھلایا نہ جائیگا

ظلم و ستم سے تنگ نہ آئیں گے ہم کبھی
ہم سے سرِ نیاز جھکایا نہ جائے گا

اس سے زیادہ اور ستم کیا کریں گے وہ
اس سے زیادہ ان سے ستایا نہ جائے گا

ہم زندگی سے روٹھ کر بیٹھے ہیں جیل میں
اب زندگی سے ہم کو منایا نہ جائے گا

یہ سچ ہے موت ہم کو مٹا دے گی دہر سے
لیکن ہمارا نام مٹایا نہ جائے گا

ہم نے لگائی آگ ہے جو انقلاب کی
اس آگ کو کسی سے بجھایا نہ جائے گا

یارو! ہے اب بھی وقت ہمیں دیکھ بھال لو
پھر کچھ پتہ ہمارا لگایا نہ جائے گا

اے موت جلد آ کہ تیرا انتظار ہے
اب ہم سے بارِ زیست اٹھایا نہ جائیگا

آزاد ہم کرا نہ سکے اپنے ملک کو
خنجر یہ منہ خدا کو دکھایا نہ جائیگا

نند کا چیلنج

اگر وہ چاہیں کہ ہم نہ دیں گے تو ہم چیلنج یہ دے رہے ہیں
سوراج لیکر ہی ہم رہیں گے سوراج والے یہ کہہ رہے ہیں
بھلے ہی مر کر ہم خاک ہوں گے پر یاد رکھنا سنا رہے ہیں
وہ خاک بنکر ہم جا لگیں گے انہیں کے ماتھے پہ کہہ رہے ہیں
سُن لو لوگو یہ بوڑھا بھارت جوان بنکر اب کہہ رہا ہے
کہ خالی ہاتھوں ہم دشمنوں سے لگا کے بازی جتا رہے ہیں

ایک قومی پروانے کا بستر مرگ پر پڑے ہوئے بھارت ماتا کی بھینٹ

یہی یاد گار محشر میں زباں میری بیاں میرا
میں بندہ ہند والوں کا ہوں ہے ہندوستاں میرا
میں ہندی ٹھیٹھ۔ ہندی خوں۔ ہندی ذات ہندی ہوں
یہی مذہب یہی فرقہ یہی ہے خاندان میرا۔
میں اس اجڑے ہوئے بھارت کے کھنڈر کا اک ذرہ
یہی بس اک پتہ میرا یہی نام و نشاں میرا
قدم لوں مادرِ بھارت تیرے میں بیٹھتے اُٹھتے.
کہاں قسمت میری ایسی نصیبہ یہ کہاں میرا
تیری خدمت میں اے بھارت یہ سر جائے یہ جاں جائے
تو میں سمجھوں گا یہ مرنا حیات جاوداں میرا

پنجابی بیت

جیھتے دیکھیئے اکھ اٹھا کے تے چھوٹے وڈے سبھی گُرلان روٹی
اک ڈنگ دی لبھدی رج کے نہ دوجے ڈنگ دی کیویں کھان روٹی
سوچ کھان بکان دی لگی رہندی اے سکا وڈی ہے جند جان روٹی
نہ ہندواں دا ہووے پیٹ پورا نہ رج لھاون مسلمان روٹی
اک ہندوا اسے بے نصیب ویکھے کھاندا رج کے سارا جہان روٹی
چین روس امریکہ تے آسٹریلیا کھاوے سُکھاں دالی جاپان روٹی
ٹرکی ناروے تے اسپین سویڈن کھاوے۔ من بھاندی انگلستان روٹی
ایہ پرسارے جگت نوں پالدا سی اج منگدا ہے ہندوستان روٹی

صاحبان! نوجوان بھارت سبھا کے دفتر میں آپ ہر مونیم بیلا شاہل باجہ مفت سیکھ سکتے ہیں۔

آئندہ ماہ میں قومی ٹریکٹ مسٹر جتیندر ناتھ داس بھگت سنگھ اور دت کا ایک مکمل ڈرامہ شائع کیا جائے گا۔ اس پر بہت محنت ہو رہی ہے۔ ناظرین! اس ٹریکٹ کی ضرور انتظار فرمادیں۔ اگر گورنمنٹ سے اجازت مل گئی۔ تو آپ کو سٹیج پر دکھایا جائے گا۔

آخری سلام

یہی طرز حکومت ہے تو پھر انصاف کیا ہوگا! بے انصافی کی رسی میں نیائے کا گلا ہوگا
اگر بر دوش پرجا پر ستم ایسا روا ہوگا حکومت میں امن ہوگا نہ پرجا کا بھلا ہوگا

(نوٹ) ہر ایک آدمی اپنے خیالات اس ٹریکٹ میں چھپوا سکتا ہے۔ (نند)